www.HallaGulla.com

Virtual Home for Real People

www.HallaGulla.com

سیّد محسن نقوی کے غزل اور نظم کے قادرالکلام شاعر ہونے کے بارے میں دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ محسن کی نثر جو اُن کے شعری مجموعوں کے دیباچوں کی شکل میں محفوظ ہو چکی ہے بلاشبہ تخلیق تحریروں کی صفِ اوّل میں شمار کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک اور صنفِ سخن یعنی قطعہ نگاری کے بھی بادشاہ ہیں۔ اِن کے قطعات کے مجموعے "ردائے خواب" کو ان کے دیگر شعری مجموعوں کی طرح بے حد پذیرائی حاصل ہوئی۔ نقادانِ فن نے اسے قطعہ نگاری میں ایک نئے باب کا اِضافہ قرار دیا۔ مذہبی نوعیت کے قطعات "میراثِ محسن" میں پہلے ہی درج کئے جا چکے ہیں۔ محسن نے اخبارات کے لئے جو قطعات لکھے ان کی زیادہ تر نوعیت سیاسی تھی لیکن ان کا لکھنے والا بہر حال محسن تھا چنانچہ ان قطعات کا ایک انتخاب محسن کے پرستاروں کے لئے نوشئہ خاص کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

خالد شریف

Virtual Home for Real People

www.HallaGulla.com

مجھے کسی سے محبت نہیں کسی کے سوا
میں ہر کسی سے محبت کروں کسی کے لیے

محسن نقوی

ردائے خواب

Virtual Home
for Real People

www.HallaGulla.com

انتساب

ناراض دوستوں کے نام.....

Virtual Home
for Real People

مجھے کسی سے محبت نہیں کسی کے سوا
میں ہر کسی سے محبت کروں کسی کے لیے

بَرگِ صحرا سے رَدائے خواب، تک میں محسنؔ
شریکِ سفر ہوں۔مجھے دیدہ زیب کتابوں کی
اشاعت کا جنون ہے اور محسنؔ کو اپنے فن کو
نکھارنے اور سنوارنے کی لگن۔! اُس کے
چاہنے والوں اور اُس سے چاہے جانے والوں
کے لیے معذرت کے ساتھ اطلاع کہ اُس کا
سچا عشق،صرف شاعری ہے۔
ع کسے کہ کُشتہ نشد از قبیلہء ما نیست

خالد شریف

ردائے خواب

" نگارِ وقتاب اسے لہو سے کیا چمن کریں " ؟

یہ دستِ جاں کہ ہانپتا رہا سراب اوڑھ کر

لہُو کے حرفِ نرم کی تپش سے مَت جگا اِسے

یہ دِل تو کب کا سو چُکا " ردائے خواب" اوڑھ کر

محسن نقوی

لاہور ۱۲ستمبر ۱۹۸۵ء

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

اک بات ادھوری سی

مُجھے چاندنی میں نہائے ہُوئے صحرا کے سینے پر ہَوا کی تحریر پڑھنے کا شوق ہے...... میں ویران راستوں میں چُپ چاپ سفر کرتے ہُوئے اُونٹوں کی قطاروں کی مطمئن مسافت کی علامت سمجھتا ہوں.....

مُجھے ویران پگڈنڈیوں پر چھنناروں کے سائے میں بانسری کی تان اُٹھاتے ہوئے جوانوں کی آنکھوں میں گُھلتے خواب گُلابوں کی رُت سے بھی زیادہ مدُھر لگتے ہیں..... مُجھے گاؤں کی سوہنیاں، تھَل کی سَسیاں اور چناب کی ہیریں آج بھی داستانئِ عشق کے کرداروں کی طرح دِلچسپ اور دِلکش دِکھائی دیتی ہیں .....

کبھی کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ میں کوئی ایسی بستی بساؤں جِس میں آسمان اور سمندر ک درمیان فاختاؤں کے پُرسکون پھڑ پھڑاہٹ کے علاوہ کُچھ سنائی نہ دے.... میرا آدرش مُحبت اور ماٹو امن ہے، زندگی اتنی مختصر ہے، کہ اس میں جی بھر کے مُحبت کرنے کی مہلت بھی نہیں مِلتی ،خُدا جانے لوگ نفرت کرنے کے لیے وقت کہاں سے بچا لیتے ہیں؟

اور پھر مُجھے تو ہنستے بسے کچّے مکانوں کے آنگنوں میں جلتے ہُوئے چولہوں سے اُٹھتا ہُوا دُھواں بارود کے دُھویں سے زیادہ عزیز ہے۔

آج وقت کم ہے، (بہت کم)..... سوچنے، پڑھنے اور لکھنے کے لیے جتنی فرصت چاہئیے..... وہ موجِ فُرات کی طرح کمیاب ہے۔ایسے میں طویل بات کرنے سے سامع اُکتا جاتا ہے....اور داستان گوئی یُوں بھی پُرانے زمانوں کی بات لگتی ہے۔"ردائے خواب" میرے مختصر قطعات کا مجموعہ ہے۔جِس میں اُدھوری باتیں، نامکمل مُلاقاتیں، ٹُوٹتے بکھرتے خواب، اور چُھبتی چُھبتی خواہش ہیں...... میں نے کوشش کی ہے کہ اِن قطعات کی زبان آسان اور مفہوم ابہام سے مبّرا رہے۔تاکہ آپ کی سماعت ایک لمحے کو بھی تھکن محسوس نہ کرنے ،اور نہ ہی "ردائے خواب" پڑھنے کے لئے آپ اپنے مصروف ترین وقت سے طویل فرصت طلب کریں۔

جہاں تک اِن قطعات کے معیار کا تعلق ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہاں تک آپ کی تشفّی کر سکیں گے،

لیکن اِتنا ضرور ہے کہ اپنے محسوسات کے لئے میں نے کبھی بھی ناروا پابندی قبول نہیں کی جو کچھ محسوس کرتا ہوں، بے دھڑک کہنے کی عادت میں ہمیشہ مُبتلا رہتا ہوں۔ آپ چاہیں تو اس کے خلاف بھی فیصلہ دے سکتے ہیں۔

میں آپ کی رائے کا احترام کروں گا (اور آپ کی رائے مجھے اپنے "ہونے" کا یقین بھی تو بخشے گی)۔

"ردائے خواب" ایک مسافر کی "خُود کلامی" ہے، جو دِن بھر خوب بُنتا ہے، خواہشوں کے ریزے چُنتا اور پلکوں پر سجا کر اپنی ذات کے صحرا میں خیالوں کا خیمہ نصب کر کے سو جاتا ہے۔

یہ خُود کلامی اگر آپ کی خواہشوں، خوابوں اور خراشوں کی دُھندلی سی تصویر ثابت ہو تو میری کامیاب کوشش ہوگی ورنہ خُود کلامی پر پہرہ تو نہیں بٹھایا جا سکتا۔

"ردائے خواب" کے قطعات کی تخلیق میں بہت سے دوستوں کی خواہش اور تقاضوں کا ہاتھ بھی ہے۔ اِس لئے اِس کی اشاعت بھی اُنہی دوستوں کی مرہونِ احسان ہے جن میں کُچھ میرے حقیقی مُحسن ہیں اور کُچھ کی رنجشِ بے جا میرے شُکریئے کی مستحق ہے۔ بہر صُورت دونوں صُورتوں میں مُجھے سُکون نصیب ہُوا ہے...... کیونکہ میں ملامتِ صفِ دُشمناں اور رنجِ کم ظرفیِ دوستاں، دونوں سے بے نیاز ہو کر زندگی صَرف کرنے کا عادی ہوں۔

محسن نقوی

۲۸ مارچ ۱۹۸۵ء لاہور

http://www.hallagulla.com/urdu/

میں اور وہ!

اُس نے جِس راہ کو لہو بخشا
میں بھی اُس راہ کا مُسافر تھا
وہ سرِدار میں سرِ مقتل
وہ پیمبر تھا اور میں شاعر تھا

جیسے!

اب کے تُو اس طرح سے یاد آیا
جِس طرح دشت میں گھنے سائے
جیسے دُھند لے سے آئینے کے نقوش
جیسے صدیوں کی بات یاد آئے

بعض اوقات!

موسمِ غم ہے مہرباں اب کے
ہم پہ تنہائیوں کا سایا ہے
بعض اوقات رات یُوں گزری،
تُو بھی کم کم ہی یاد آیا ہے

عظمت آدم!

عِشق، منزل کے رُخ کا غازہ ہے
عقل، رستے کو صاف کرتی ہے
زندگی پر جو لوگ چھا جائیں
مَوت اُن کا طواف کرتی ہے

احساس

کیا بتاؤں کہ رُوٹھ کر تُجھ سے
آج تک تجربوں میں کھو یا ہُوں
تُو مجھے بُھول کر بھی خُوش ہوگا
میں تُجھے یاد کر کے رویا ہُوں

قُربت

مَیں سجاتا ہوں پیاس ہونٹوں پر
تُم گھٹا بن کے دِل پہ چھا جاؤں !
اے رگِ جاں میں گونجنے والو!!
اور بھی کُچھ قریب آجاؤ !!!

www.HallaGulla.com Virtual Home for Real People

غیرتِ جاں!

ہم نے سچ بولنے کی جرات کی
تیرے بارے میں اور کیا کہتے
غیرتِ جاں کی بات تھی ورنہ
ہم ترے سامنے بھی چُپ رہتے

یادش بخیر!

جو کبھی زندگی کا محور تھے!
کاش اب بھی وہ دوست کہلاتے
جو بُھلائے نہ جارہے تھے کبھی!
اب وہی یاد بھی نہیں آتے

عذاب

جب ہواس چار سُو بِکھر جائے
آدمی امن کو ترستا ہے
جب زمیں تیرگی سے اَٹ جائے
آسماں سے لہو برستا ہے

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

ہم وہ تاجر ہیں

جی میں آئی تو بیچ کر شیشے!
شُعلہء جامِ جم خریدیں گے
ہم وہ تاجر ہیں جو سرِ محفل
قہقہے دے کے غم خریدیں گے

اختلاف

تُو وہ کج بیں کہ تُجھ کو منزل پر
رہگذاروں کے بَل دکھائی دیں
میں وہ خوش فہم ہوں کہ مُجھ کو سدا
آبلے بھی کنول دکھائی دیں!

ہم

صِرف ہاجائی پَن کی بات نہیں
اب ہمیں لوگ کیا نہیں کہتے!
اس قدر ظلم سہہ کے بھی اے دوست
ہم تجھے بے وفا نہیں کہتے

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

حِس

غم کو زُلفوں کا بَل نہیں کہتا
زخمِ جاں کو کنول نہیں کہتا
وہ جو اِک پَل کو رُوٹھ جاتا ہے
مدّتوں میں غزل نہیں کہتا

تنبیہ

سُن لو جہان بھر کی جگر دار گردشو!
کہہ دو ہوائے دہر کی رفتار ٹوک کر
میں سو رہا ہوں زیرِ زمیں اس کی تاک میں
گُزرے اِدھر سے میرا عدو سانس روک کر

کتھارسس

چند لمحے جو غم کو ٹل آئے
کِتنے بخت و خُوش خیال آئے
لوگ یُوں مطمئن سے ہیں جیسے
آسماں پر کمند ڈال آئے

سُہاگن

خواہشوں کی جوان دیوی ہے
وحشیوں کے نگر کی ناگن ہے
بانجھ دھرتی کی ہچکیوں پہ نہ جا
زندگی تُو سَدا سُہاگن ہے

ضُرورت

فِکر کی ہر کَسک شعُوری ہے
عقل کی ہَر ادا ادُھوری ہے
دِل کی دُنیا سنوارنے کے لئے
عِشق کرنا بہت ضروری ہے

تضاد

سیرتیں بے قیاس ہوتی ہیں
صُورتیں، غم شناس ہوتی ہیں
جِن کے ہونٹوں پہ مُسکراہٹ ہو
اُن کی آنکھیں اُداس ہوتی ہیں

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

باز گشت

سُکوتِ شامِ غریباں میں سُن سکو تو سُنو!
کہ مَقتلوں سے ابھی تک صَدائیں آتی ہیں
لہُو سے جِن کو منوّر کرے دماغِ بَشر،
ہوائیں ایسے چَراغوں سے خَوف کھاتی ہیں

یا کہیں.....؟

جو مِری یادوں سے زِندہ تھا کبھی
مَدّتوں سے اُس کا خَط آیا نہیں
میں مگر کہتا ہُوں اپنے آپ سے
وہ بہت مصروف ہوگا ۔ یا کہیں . . . . ؟

سلامی

سِتارے چُومتے ہیں گردِ پَا کو
خراجِ خُود کلامی لے رہی ہے
وہ رَستے میں کھڑی ہے یُوں کہ جیسے
دو عالَم کی سَلامی لے رہی ہے

تلاشِ امن

غَم کے غُبار میں ہیں سِتارے اَٹے ہُوئے
خواہش کی کرچیوں میں ہیں چہرے بٹے ہُوئے
اَب کیا تلاشِ اَمن میں نکلیں کہ ہر طرف
مُدّت سے فاختاؤں کے ہیں پر کٹے ہُوئے

نصیب

جَوانی کے کٹھن رستوں پہ ہَر سُو
فریبِ آرزُو کھانا پڑے گا!
بِچھڑ جاؤ، مگر یہ سوچ لینا
تمھیں اِک روز پچھتانا پڑے گا

عادی!

دفن ہیں مُجھ میں شورشیں کِتنی
دِل کی صُورت خموش وادی ہُوں
شوق سے ترکِ دوستی کرلے
مَیں تری نفرتوں کا عادی ہُوں

چاک داماں!

اِک فسانہ ہے زندگی لیکن
کتنے عنواں ہیں اس فسانے کے
چاکِ داماں کی خیر ہو یا ربّ
ہاتھ گُستاخ ہیں زمانے کے

ماتمی رُت

ماتمی رُت کا راج ہے ہَر سُو
پُھول مُرجھا گئے ہیں سہروں کے
اِک ترے غم کی روشنی کے سِوا
بُجھ گئے سَب چراغ چہروں کے

وِیرانی

شہر کے سب لوگ ٹھہرے اجنبی
زِندگی تُو کب مُجھے راس آئے گی
اَب تو صَحرا میں بھی جی لگتا نہیں
دِل کی ویرانی کہاں لے جائیگی؟

سچ تو یہ ہے!

سَب فَسانے ہیں دُنیا داری کے
کِس نے کِس کا سُکون لُوٹا ہے؟
سَچ تو یہ ہے کہ اِس زمانے میں
میں بھی جُھوٹا ہُوں تُو بھی جُھوٹا ہے

ماتم

اُڑ گیا رنگ رہگزاروں کا
قافلہ بُجھ گیا چناروں کا
اَوڑھ کر زرد موسموں کی رِدا
آؤ ماتم کریں بہاروں کا

قحط

بھنور نے کاٹ دیئے سِلسلے کِناروں کے
خزاں نے رنگ چُرا ہی لئے بہاروں کے
عجیب قحط پڑا ہے کہ پیٹ بھرنے کو
میں راز بیچتا پھرتا ہُوں اپنے یاروں کے

اُفق کا چہرہ...؟

کہاں ہے اَرض و سَما کا خالق کہ چاہتوں کی رگیں کُریدے!
ہَوس کی سُرخی رُخِ بَشر کا حَسین غازہ بنی ہُوئی ہے
کوئی مَسیحا اِدھر بھی دیکھے، کوئی تو چارہ گری کو اُترے
اُفق کا چہرہ لُہو میں تَر ہے، زمیں جنازہ بنی ہُوئی ہے

تشنگی

وہ کہ جلتی رُتوں کا بادل تھا،
کیا خبر کب برس گیا ہوگا؟
لیکن اندر کی آگ میں جل کر
اُس کا چہرہ جُھلس گیا ہوگا

خمیازہ

ہمارے دِل نے بھی محفل سجائی ہے کیا کیا!
حیات ہم پہ مگر مُسکرائی ہے کیا کیا!
ہَوائے گردشِ دوراں کے ایک جھونکے سے
تمہاری یاد کی لَو تھر تھرائی ہے کیا کیا!

سانولی

کیا جانے کب سے دُھوپ میں بیٹھی تھی سانولی؟
اُبھری ہُوئی اَنا کی شِکن سی جَبین پر
دیکھا فضا میں اُڑتے پرندوں کو ایک بار
پھر کھینچنے لگی وہ لکیریں زمین پر

قرض

اپنے ہمسائے کے چراغوں سے
بام و دَر کو سنوار لیتا ہُوں
اِتنا مُفلس کیا اندھیروں نے
روشنی تک اُدھار لیتا ہُوں

اور ہم

بارہا خُود سے ہر داستاں کہہ گئے
لفظ آنسُو بنے، آنکھ سے بہہ گئے
لوگ جاں سے گذرتے رہے اور ہم
خُودکشی کے لئے سوچتے رہ گئے

جہیز

اُس کو تھے راس بھیگتی پلکوں کے ذائقے،
دریا رَواں تھے اُس کے دِل حشر خیز میں
کرتی تھی بے دریغ اُنہیں خرچ اس لئے
لائی تھی اپنے ساتھ وہ آنسو جہیز میں

قرینہ

دَور کے چاند کی کرنوں میں نہایا ہوں کہ یُوں
میرے ماتھے پہ مُحبت کا پَسینہ آئے
اِس لے ٹُوٹ کے رویا ہوں میں اکثر محسؔن
مُجھ کو دِل کھول کر ہنسنے کا قرینہ آئے

خراج

آنکھوں میں بَھر کے سَادہ مُحبت کی ڈوریاں
مُٹّھی میں بند کرکے دِل و جاں کی چوریاں
دَھرتی کو لُوٹتی ہیں تبسُم کی اَوٹ سے
چالاک کِس قدر ہیں یہ گاؤں کی گوریاں

خُود بھی..... ؟

خُود بھی اُترا ہے آسمانوں سے
مُجھ کو پستی میں ڈالنے کے لئے
خُود بھی بدنام ہوگیا کوئی؟
مُجھ پہ تہمت اُچھالنے کے لئے

وِصال

دُور تک وَادیاں ہیں پُھولوں کی
میری آنکھوں میں عکس تیرا ہے
چاند گُھلنے لگا ہے پانی میں
ہَر طرف سانولا سویرا ہے

بُزدل

یُوں تو محفل میں جانِ محفل تھا
رہگُزر میں چَراغِ منزل تھا
دل کی باتیں نہ کہہ سکا تُجھ سے
تیرا شاعِرِ غَضَب کا " بُزدل " تھا

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

وارث

اَے زمیں کے عظیم اِنسانو!
بھید پاؤ کبھی اُڑانوں کا!!
تُم تو دَھرتی سنوار لو گے مگر
کون وارِث ہے آسمانوں کا

پیشن گوئی

گر یہی حبس ہے تو دَھرتی پر
تشنہ لَب لوگ دُھوپ چاٹیں گے
گر یہی قحط ہے تو دہقاں بھی!
پیاس بوئیں گے، بُھوک کاٹیں گے

خواب

دَرد یُوں بے حِساب لگتا ہے
مُسکرانا عذاب لگتا ہے
جِس میں اُڑتے تھے قہقہے اپنے
اَب وہ ماحَول خواب لگتا ہے

مصلحت

ہاتھوں میں دوستی کی لکیریں سَجا کے مِل
آنکھوں میں احتیاط کی شمعیں جَلا کے مِل
دِل میں کدورتیں ہیں تو ہوتی رہیں مگر
بازار میں مِلا ہے ذرا مُسکرا کے مِل

اصُول

زِندگانی کی کی کچھ اَدائی پر
تبصرے سب فضول ہوتے ہیں
اپنی اپنی بساط ہے سب کی
اپنے اپنے اصُول ہوتے ہیں

اختیار

ہم تبسُم سجا کے ہونٹوں پر
غَم بقدرِ مزاج لیتے ہیں
جیس ہنستے دِیے مزاروں کے
آندھیوں سے خِراج لیتے ہیں

حواس

شُعلہء گُل سے چَمن جَلتا ہے
شہر کے شور سے بَن جلتا ہے
اَب " گھٹا " دِل کو گھٹا دیتی ہے
اَبر تن جائے تو تَن جَلتا ہے

اھتمام

بُجھتی نبضیں اُبھارتے رہنا
دِل کا عالَم نِکھارتے رہنا
اِک نظر دیکھ لو زمانے کو
پھر یہ زُلفیں سَوانتے رہنا

چوری چوری

چند کپڑے ہیں سادہ گھٹڑی میں
چند زیور چُھپا کے لائی ہے
ایک " پگلی " " پیا " سے مِلنے کو
ھِیر کے مقبرے میں آئی ہے

گواھی

کون رَوتا ہے تمہارے ہجر میں ؟
ڈُوبتے دِل کی صَدا سے پُوچھنا
کون پِھرتا ہے گلی میں رات بھر؟
دستکیں دیتی ہوا سے پُوچھنا

آمد

وہ تشبیہیں پہن کر آرہی ہے
حقیقت بَر محل کہنا پڑے گی
خِراج اَب اور کیا دینا ہے اُس کو
مُجھے تازہ " غزل " کہنا پڑے گی!

اُداسی

وقفِ خوف و ہراس لگتا ہے
دِل، مصائب شناس لگتا ہے
تُو جو اَوجھل ہُوا نگاہوں سے
شہر سارا اُداس لگتا ہے،

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

لفظ

اِن کو دِل میں سنبھال کر رکھو!
اِن کو سَوچو بہت قرینوں سے
چند سانسوں سے ٹُوٹ جاتے ہیں
" لفظ " نازک ہیں آبگینوں سے

طعنے

سَو لاگئے ہیں رنگ رُخِ ماہتاب کے
مُرجھاگئے کلائی میں گجرے گُلاب کے
اَب کے برس بھی تُو جو نہ آیا تو دیکھنا
مُجھ کو تو مار ڈالیں کے طعنے چناب کے

آدمیت

تُم، کہ عُہدوں پہ جان دیتے ہو
ہَم پہ بھی اعتبار کر دیکھو،
آدمیّت بھی ایک مَنصب ہے،
آدمی سے بھی پیار کر دیکھو!!

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

ان دنوں

آنکھوں میں آنسوؤں کی حِنا سی ہے اِن دِنوں
دِل کو بھی شوقِ دَرد شناسی ہے اِن دِنوں
گر ہو سکے تو آ کہ مری جاں ترے بغیر!
ماحول میں شدِید اُداسی ہے اِن دِنوں

لَوّ مَیرج

LOVE MARRIAGE

تُجھ کو تو مِل گیا ترا دِلدارِ جاں نواز!
پِھر کیوں ترا وجود رہینِ ہَراس ہے
پِھر شرمسار کیوں ہے یہ جوڑا سُہاگ کا
پِھر کِس لئے یہ سُرخ دوپٹّہ اُداس ہے

ایک خط

نَرم کردیتی ہیں دِل کو دُوریاں
نَفرتیں بھی کھیلتی ہیں پیار سے
اَجنبی بن کر جو ملتا تھا کبھی
اُس کا خَط آیا سمندر پار سے

دُنیا

یہ ستمگر یہ دِلنشیں دُنیا
سَب کو لگتی ہے مہ جبیں دُنیا
میری آنکھیں غریب ہیں ورنہ
اِس قدر قیمتی نہیں دنیا!!

خواہش

اَب کے ہَر سُو وہ اُداسی ہے کہ دل کہتا ہے
کوئی بھٹکا ہُوا رَہرَوہی سفر میں اُترے
کوئی رُوٹھا ہوا جگنو ہی بُلائے مُجھ کو!
کوئی ٹُوٹا ہُوا تارہ میرے گھر میں اُترے

اعتراف

ترے خیال سے دامن بچا کے دیکھا ہے
دِل و نظر کو بہت آزما کے دیکھا ہے
نِشاطِ جاں کی قسم، تُو نہیں تو کُچھ بھی نہیں
بہت دِنوں تُجھے ہم نے بُھلا کے دیکھا ہے

جیسے پانی میں.....!

دِل، ترے اِنتظار میں اکثر
تیرے آہٹ سے ڈرنے لگتا ہے
جیسے پانی مین پُھول کاغذ کا
تیرتے ہی بِکھرنے لگتا ہے

وہ اگر.....!

تِیرگی رُوح پر مسلّط ہو!
چاندنی اشکبار ہو جائے
روپڑے یہ بہار کا موسم!
وہ اگر سوگوار ہوجائے!

دستکیں....!

دستکیں جِس کے دَر پہ دیتا ہوں
یُوں بھی وہ مُجھ کو ٹال دیتا ہے!
اپنے دامن کی نفرتیں چُن کر
میری جھولی میں ڈال دیتا ہے

کون آشنا؟

کوئی مکاں نہ کوئی مکیں، کون آشنا؟
ہم اپنے شہر میں بھی مُسافر رہ گئے
یا سُرخ آندھیوں کی نظر کھاگئی اُنہیں
یا اَب کی بارشوں میں گھروندے ہی بہہ گئے

روہی کے لوگ!

سینے میں دَرد، لب پہ تبسّم کے ذائقے
دُنیا کی گردشوں سے سَدا بے نیاز ہیں
بُجھتے ہُوئے دِلوں پہ چھِڑکتے ہیں روشنی
روہی کے لوگ کِتنے مُسافر نواز ہیں

تمسُخر

کہیں دَھرتی نہاتی ہے لہُو دَریا کی مَوجوں میں
کہیں بارُود کی بارِش ہے اِنسانی ریاست پر
ستارے اشک بن کر ہٹ گئے معصوم بچّوں میں
فرشتے ہنس رہے ہیں ابنِ آدم کی سِیاست پر

قیامت!

موت تاریک وادیوں کا سفر
زندگی نُور کی علامت ہے
حشر برحق سہی مگر مُحسنؔ
سانس بھی اِک قیامت ہے

دوستی.....!

اب یہی مصلحت مناسب ہے
اب اِسی طور زندگی کر لیں،
میں بھی یاروں کا زخم خوردہ ہوں
دشمنو، آؤ دوستی کرلیں،

دل کو بُجھنا تھا...!

تیرگی کے اُداس چہرے پر
رات بھر ایک دَاغ کیا جَلتا؟
دِل کو بُجھنا تھا، بُجھ گیا آخر
آندھیوں میں چَراغ کیا جَلتا؟

ترغیب

غَم کے سنجوگ اَچھے لگتے ہیں
مُستقل روگ اچھے لگتے ہیں
کوئی وعدہ وَفا نہ کر، کہ مُجھے
بے وفا لوگ اَچھّے لگتے ہیں

اُس سے کہہ دو...!

اُس کے ہونٹوں پہ خموشی کے شرارے بھر دو
جِس نے سیکھا نہ ہو شیشے کو بھی پتھر کہنا
اُس سے کہہ دو کہ وہ آنکھوں میں سیاہی بھرلے!
جِس کو آتا نہ ہو صحرا کو سَمندر کہنا

مُسکرا بھی دے....!

اُس کے چہرے پہ گردِ محرومی!
اُس کی آنکھوں کے شہرِ ویراں ہیں،
مُسکرا بھی دے اے غمِ دوراں!
اُس کی زُلفیں بہت پریشاں ہیں

"ھم"

عُمر گذری عذابِ جاں سہتے
دُھوپ میں زیرِ آسماں رہتے
ہم ہیں سُنسان راستوں کے شَجر
جو کِسی کو بھی کُچھ نہیں کہتے

حالات

تُجھ کو یہ وَہم ہے کہ کیوں مُجھ کو
تیری رعنائیوں سے پیار نہیں
میں یہی سَوچ کر ہُوں چُپ کہ ابھی
میرے حالات سَازگار نہیں!!

بے خیالی میں....!

یُوں بھی ہے اب کہ سوچ کر تُجھ کو
دِل ترے دَرد میں پِگھل جائے
بے خیالی میں آگ کو چُھو کر
جیسے بچّے کا ہاتھ جَل جائے

اور کتنی....!

ساعتِ حشر کی اذّیت تک
اور کتنی اذّیتیں ہوں گی
اُس قیامت سے پیشتر یا رَبّ!
اور کتنی قیامتیں ہوں گی !

احتیاط

سُخن، میزان میں تو لو نہ تولو !
مگر نزدیک آکر بَھید کھولو !!
کہیں خُوشبو نہ سُن لے بات کوئی
مِری جاں ، اور بھی آہستہ بولو!!

شاید

دَرد، دِل کی اساس ہو شاید
غَم، جَوانی کو راس ہو شاید
کہہ رہی ہے فَضا کی خاموشی
اِن دِنوں تُم اُداس ہو شاید

ایک فلسطینی بچّے کی سالگرہ

اَب کہاں وہ گیت گاتی محفلیں
اَب کہاں عُود و عبیرہ و آبنوس؟
چند شمعوں کی بجائے مَیز پر
رکھ دِیئے ہیں ماں نے خالی کارتُوس

احساس

مُجھ سے مَت پُوچھ کہ احساس کی حِدّت کیا ہے؟
دُھوپ ایسی تھی کہ سائے کو بھی جَلتے دیکھا
شدتِ غم میں مرے دیدہَ تَر نے محسؔن
پتّھروں کو بھی کئی بار پگھلتے دیکھا

روایت

کیا ہُوئے وہ دِن وہ رَسمیں کیا ہُوئیں؟
کھیلتے تھے جب غمِ دَوراں سے لوگ
بانٹتے پھرتے تھے ہر سُو زِندگی
کُچھ سخی کُچھ بے سرو ساماں سے لوگ

مدوا

تسخیر کر رہا ہوں زمانے کی گردشیں
غم کو سِکھا رہا ہوں مناجات عِید کی
گُم سُم ہے کائنات، ستارے ہیں دَم بخود

"ہیر"

جب بھی سَاون کی شوخ راتوں میں
کوئی وارث کی " ہیر " گاتا ہے
سَوچتا ہوں کہ اُس گھڑی مُجھ کو
کیوں ترا شہر یاد آتا ہے

آبھی جائو!!

تُم کُچھ ایسے بِچھڑ گئے مُجھ سے
غَم کے سائے ڈھلے نہیں ڈھلتے
آ بھی جاوٗ کہ اَب منڈیروں پر
مُدّتوں سے دِیے نہیں جلتے!!

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

تکلّف

یُوں بھی ہم دُور دُور رہتے تھے
یُوں بھی سِینوں میں اِک کدورت تھی
تُم نے رسماً بُھلا دیا ورنہ!
اِس تکلّف کی کیا ضُرورت تھی ؟

تلاش

چُومتی تھیں جِس کے پاؤں منزلیں
قافلہ وہ کِن بیا بانوں میں ہے ؟
جِس کی حِدّت سے پگھلتے تھے پہاڑ
وہ لہُو کِن گرم شایانوں میں ہے ؟

اس طرح

اِس طرح دِل کے زَرد آنگن میں
تیری یادوں کے داغ جلتے ہیں
جیسے آندھی میں ٹُوٹی قبروں پر
سہمے سہمے چراغ جلتے ہیں

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

"جوگن"

غَم، وہ سَفّاک سَم کا قطرہ ہے
جو رگوں میں اُتر کے بَس جائے
" زِندگی " وہ اُداس " جوگن " ہے
جِس کو سَاون میں سانپ ڈَس جائے

کیا کہیئے!

ہر طرف جبر ہو تو کیا کیجئے
ہر طرف ظُلم ہو تو کیا کہیئے
کِتنے احباب کا گِلہ کیجئے
کِتنے اعداء کو مرحبا کہیئے

کون پھر.....!

کِس کی شَب بے مَلال کٹتی ہے؟
کِس کا دِن چَین سے گذرتا ہے ؟
مِل گئے ہو تو مُسکرا کے مِلو!
کوب پھر کِس کو یاد کرتا ہے؟

مُلاقات

شفق ہونٹوں میں سُرخ آنچل دبائے
وہ گوری اِس طرح شرمارہی ہے!!
ضمیرِ دو جہاں میں زلزلے ہیں!!
مُجھے تازہ غزل یاد آرہی ہے

سوال

یا مَقتلوں کا رِزق ہُوئی آبروئے جاں
یا گردِشوں کی نذر ہُوئے سرفراز لوگ
اَب کیوں مُسافروں کے ٹھکانے ہیں دُھوپ میں
اَب کیا ہُوئے وہ شہر کے مہماں نواز لوگ؟

یُوں تری یاد....!

یُوں تِری یاد، دِل میں اُتری ہے
جیسے جُگنو ہَوا میں کھو جائے
جیسے " روہی " کے سر ٹیلوں میں
اِک مُسافر کو رات ہو جائے

غم کی زد میں

غَم کی زَد میں اگر بگڑ جائیں
پھر کہاں قِسمتیں سنورتی ہیں؟
ذکرِ تجدیدِ دوستی نہ کرو!!
اَب یہ باتیں گراں گذرتی ہیں

اوس

کہیں سُورج سے ذرّے کی ٹھنی ہے
کہیں تِتلی سے بھنورا لڑ گیا ہے
پڑی ہے اوس رِشتوں پر کُچھ ایسی
لہُو کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے

سوجائو!

آنکھوں میں گھول کر نئے موسم کے ذائقے
باہوں میں رَوشنی کے سمندر کو گھیر کر
خوابوں کی سرزمیں پہ خیالوں سے بے نیاز
سوجاؤ اپنی رشیمی زُلفیں بکھیر کر

سوچ

تُجھ کو سوچوں تو ایسے لگتا ہے
جیسے خوشبُو سے رنگ مِلتے ہیں
جیسے صحرا میں آگ جلتی ہے ؟
جیسے بارش مین پُھول کِھلتے ہیں!!

تپش

چُبھتے ہُوئے وہ لفظ وہ جلتے ہُوئے حروف
شہ رگ میں اب بھی ہیں وہی کانٹے اڑے ہُوئے
اِک بار سچ کہا تھا مگر اُس کی آگ سے
اَب تک مِری زباں پہ ہیں چھالے پڑے ہوئے

دُعا

بات بنتی رَہے خُوئے دلدار کی
رات چمکی رہے حُسنِ بازار کی
دشت کی چاندنی میں نہاتی رہیں
شہر کی سَسّیاں، سوہنیاں پیار کی

چاندنی

پلکوں پہ آنسوؤں کو سجاتی ہے رات بھر
دِل میں رَواں ہے رُوح کے اندر ہے چاندنی
اُبھرا ہے کون اِس کے تلاطُم میں ڈُوب کر؟
آوارگی کا ایک سمندر ہے چاندنی

نَدامت

دَور کی دُھوپ سے بھَرے بَن میں
اپنے سائے سے ڈر کے پچھتایا!
اے مِرا نام بُھولنے والے!!
مَیں تجھے یاد کر کے پچھتایا!

www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People